

ماخوازا خبار ”دبیر سکندری“، نمبر ۲۳، جلد بزرگ ۵۸، مورخه ۶ فروردی ۱۹۲۲ء

مُناَظِرَةٌ وَنَهَالٌ

۳۸ — ۵ — ۱۳

مُناَظِرَةٌ مَلْدَوَانٌ

مُسَمِّيٌّ بِاسْمِ تَارِيْخِي

سُتْرٌ مُرْظَفٌ

۱۳ — ۵ — ۲۰

دِلْوَبَنْدِلَوْلَ کی فُحش شکست

۲۰ — ۵ — ۱۳

از: جناب ابوالمعدود مولوی سید محمد اشرف صاحب حقی پجوی نوشته: جمادی الاول ۱۴۷۰ ھـ مبارکہ

تَرتِيبٌ جَدِيدٌ

نَبِيَّهُ حَضُورَ مَظَاهِرِ عَلِيِّ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَهِزادَهُ حَضُورَ عَصْمُونَ مُلَكَ حَضُورَ شَهِزادَهُ مُفتَقِي مُحَمَّدِ مَهَارَانَ رَضَا صَاحِبِ اَقْبَلِيَّةٍ
نَابِ مُفتَقِي اَعْظَمِ بَنِيَّا بَهِيَّت شَرِيف



نام کتاب	مناظرہ ہلدوانی
نام مناظرہ ہلدوانی	حضرت علیٰ حضرت شیخ زادہ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نام مناظرہ ہلدوانی	مولوی سیدین خام سرائی
مرتب	حضرت مولینا ابوالسعود سید محمد اشرف صاحب نجفی کجھوچھوی
مقام مناظرہ	ہلدوانی
ترتیب جدید	نبیرہ حضور علیٰ حضرت شیخ زادہ حضور عضو ملت حضرت مولیٰ ناصح مسیح رضا صاحب قبلہ تی
تصحیح	حضرت مولیٰ ناصح الحان محمد فاران رضا خالص حب قبلہ تی
تصحیح	حضرت مولیٰ ناصح الحان محمد مناقب اکشمت صاحب قبلہ تی
نظرشانی	حضرت مولیٰ ناصح الحان محمد مسیح رضا خالص حب قبلہ تی
ترتیب و ترتیب	محمد نجم الرضا حاشیتی
طابع و ناشر	مکتبہ حاشیتی

۔۔۔ ﴿ضُرُورَىٰ وَضَاحَىٰ﴾ ۔۔۔

”مناظرہ نونہال“ تاریخی نام باعتبار سن مناظرہ ہے۔ ”سنی مظفر“ یہ نام تاریخی باعتبار ترتیب مناظرہ ہے۔ سوانح حضور علیٰ حضرت میں حضور محبوب ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مناظرہ ہلدوانی کی سن ۱۳۳۸ھ میں درج کی ہے۔ اور اخبار ”بدبی مکندری“ ۱۹۲۲ء کے شمارے میں حضرت مولینا ابوالسعود سید محمد اشرف صاحب کجھوچھوی علیہ الرحمہ نے اس مناظرے کا تاریخی نام ”سنی مظفر“ رکھا۔ اور سن ۱۳۳۸ھ کے اعتبار سے شائع کیا۔ جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مناظرہ ۱۳۳۸ھ میں ہوا۔ نیز مرتب صاحب نے اپنے ابتدائیہ میں اسی سن کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور ترتیب ۱۳۳۸ھ میں دیا گیا۔ ان دونوں ہی ناموں کو ہم نے سروق پر شائع کر دیا۔ تاکہ قاری کے نزدیک سن مناظرہ اور ترتیب سن مناظرہ میں فرق واضح ہو جائے۔

فیق ابوالصوم محدث رزان رضا خالصی حاشیتی حضرت

۔۔۔ ﴿نُونٌ﴾ ۔۔۔

مناظرے کی ترتیب و تدوین میں حتیٰ اوس تصحیح کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غافی نظر آئے تو مرتب کی صحیحی جائے۔
حضرت قبلہ قدس سرہ کی ذات با برکت اس سے بری ہے۔

حَمْدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

حَمْدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ کے وَجْہِ کِرِیمِ کو جس نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے حق پر کیا اور حق کے مقابلہ میں باطل کا سر پھوڑ کر اسے بھگایا۔ ہماری ہدایت کیلئے اپنے پیارے حق مُضطَفِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ حق کے آفتاب کو لا زوال عروج عطا فرمایا باطل کی ہولناک تاریکی کو آفتاب حق کی طلوع سے مٹایا۔

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا بِهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ الَّذِي أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بِشِيرَا وَنَذِيرَا بِهِ
دَاعِيَا إِلَى الْحَقِّ بِإِذْنِ الْحَقِّ وَسَرَاجًا مُنِيرًا بِهِ لَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مُثِيلًا وَلَا نَظِيرًا بِهِ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ
الَّذِينَ يَرِيدُ اللَّهُ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُمْ الرِّجْسُ وَيُطَهِّرُهُمْ تَطْهِيرًا بِهِ وَآلَهُ وَصَاحْبِهِ الَّذِينَ كَانُوكُلَّ مِنْهُمْ
قَاهِرًا عَلَى الْكَافِرِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ نَاصِرًا وَظَهِيرًا بِهِ وَابْنَهُ الْكَرِيمُ الْغَوثُ الْأَعْظَمُ الَّذِي تَنْجِينَ مِنَ الْهَمُومِ
وَالْغَمُومِ فِي يَوْمٍ كَانَ شَرِهُ مُسْتَطِيرًا بِهِ وَعَلَىٰ وَارِثِ عِلْمِهِ سِيدُ الْمَاجِدِ الْمَلَكُ وَالدِّينُ الَّذِي
أَعْدَلَ لِلْكَافِرِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُرْتَدِينَ سَلَاسِلًا وَاغْلَالًا وَسَعِيرًا بِهِ وَسَقَى جَمِيعَ أَهْلِ السَّنَةِ مِنْ
كَاسِ حَبِ الْمُصْطَفَى كَانَ مَزاجَهَا تَعْظِيْمًا وَتَوْقِيرًا بِهِ عَلَيْنَا بِشَرْبِ بَهَابِ الدِّينِ الْمُؤْمِنُونَ يَفْجُرُونَ
نَهَا تَفْجِيرًا بِهِ وَعَلَىٰ سَائِرِ الْوَلِيَاءِ امْتِهِ الَّذِينَ يَقُولُنَا بِإِذْنِ الْحَقِّ رَبِّهِمْ شَرْبُ لَمْ يَكُونْ عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا بِهِ وَعُلَمَاءُ
مَلَةِ الَّذِينَ جَزَلُهُمْ رَبِّهِمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحْرِيرًا بِهِ مُتَكَبِّرُونَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكَ لَا يَرُونَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا
زَمْهَرِيرًا بِهِ وَيَطَافُ عَلَيْهِمْ بَانِيَةً مِنْ فَضْلَةٍ وَكَوَافِبَ كَانَتْ قَوَافِرِيرًا بِهِ قَوَافِرِيرُ مِنْ فَضْلَةٍ قَدْرُوهَا تَقْدِيرِيرًا بِهِ وَ
عَلَيْنَا وَعَلَىٰ جَمِيعِ أَهْلِ السُّنْتِ بِهِمْ وَلَهُمْ وَفِيهِمْ وَمَعَهُمْ يَامِنُ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَئِ قَدِيرًا بِهِ

وَبِكُلِّ شَئِ عَلِيمًا خَبِيرًا بِهِ أَمِينٌ بِهِ

مُسْلِمًا نَوْ! وَبَابِهِ دِيْوبَندِيَّ نَے جِیسی جِیسی گالیاں خدا و رسول جَلَّ وَعَلَىٰ وَصَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی عَزَّت وَعَظَّمَتْ
کوشاںکیں عالم آشکار ہیں۔ علمائے حریمین شریفین نے بالاتفاق گنگوہی نانوتوی نبیٹھی تھانوی پر نام بنا مفتوا کے کفر دیا کہ من
شک فی کفره و عذابه فقد کفر جوان میں کسی کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی
کافر۔ اور کیوں نہ ہو ہر سچا مسلمان جس کا دل عظمت مُضطَفَ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے آفتاب ایمان تاب کی مقدس شعاعوں
سے منور ہو گا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ دے گا کہ یہ اقوال کہ حضور سید عالم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اردو زبان مدرسہ دیوبند
سے سیکھی (براہین قاطعہ گنگوہی و نبیٹھی ص ۲۶) حضور سے زیادہ شیطان کو علم ہے (براہین قاطعہ ص ۱۵) شیطان خدا کی صفت
خاصہ میں اُس کا شرکیک ہے (براہین قاطعہ ص ۱۵) حضور کو [معاذ اللہ] ایسا ہی علم غیرہ ہے جیسا ہر کتبے سورہ کو ہے (حفظ
الایمان تھانوی ص ۸) دربارہ علم غیرہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے (حفظ الایمان ص ۸) حضور کا آخر الانبیاء ہونا جا ہلوں کا

خیال ہے (تحذیر الناس) حضور کے بعد بیوت جدیدہ سے ختم نبوت میں کوئی خلل نہیں آسکتا (تحذیر) وغیرہ وغیرہ قطعاً یقیناً حُسْنُ أَفْدُلُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی توهین ہیں اور کفر۔ دیوبندی بیچارے قهر الہی و غصب مصطفیٰ کے مارے ان کا کیا جواب دے سکیں۔ توبہ کی توفیق بھی نہیں۔

ناچار ع: ”بے حیا باش وہرچ خواہی کن“ کے موافق یہ طریقہ اختیار کیا کہ علمائے اہل سنت کو مناظرہ کے اعلان دیں، چیخنیں چلا کیں۔ اور جب شیران علمائے اہل سنت گو نجتِ محمدی فوج ظفر مونج کو جنبش دیتے، رفتہ ذکر محبوب کا کوس بجاتے، عظمت مُصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا پرچم ہلاتے، الہی صاعقہ کڑکاتے، حیدری تلواریں چکاتے پہنچیں جھٹ شغالان کفر بھٹوں میں الوب ہو جائیں، سپٹاں میں، تملانیں، پھر پھرائیں، یا پیس المدد، یا نصاریٰ الغیاث کا شرک جائز کرائیں۔ اور جہاں کہیں بھاگ نہ سکے مقابلہ ہو، یہ گیاترو ہی فرمان صادق آیا جاءہ الحق و زہق الباطل کہ محمدی کچھار کے شیروں کے ایک ہی تپانچ میں دل الربط گئے، جگرے پھٹ گئے، وہابیت کے اُلوسکنے لگے، دیوبندیت کے کوئے پھٹ کنے لگے مگر اطف تو یہ ہے کہ مارکھاتے جائیں اور ویسے ہی آنکھیں دکھائیں، منھچڑائیں اب کی مار تو مارا، اب مارو تو جانیں۔ ہر بار یہی جملہ بھانپیں۔ اس قسم کے واقعات اتنے نہیں کہ اس وقت ان کی تفصیل ہو سکے۔ محض بطور نمونہ یہ دو واقعہ ہدیہ ناظرین ہیں۔

ایک تو وہ کہ ہلدوانی میں ہوا۔ وہاں کے وہابیہ نے اہل سنت کو چھپیرا کہ تم لوگ ہم کو کافر کہتے ہو۔ ہم مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے تاریخ کر حضرت (شیر بیشہ سنت) مولیانا محمد حشمت علی خاں صاحب لکھنؤی کو بلایا۔ وہابیہ نے بریلی کے جناب مولوی لیسین صاحب خامس رائے کو بلاوایا۔ یہ جمادی الاولی ۱۳۸۷ھ کا واقعہ ہے۔ اور تمام باتوں سے قطع نظر کر کے صرف وہ مکالمہ درج کیا جاتا ہے جو جناب مُحْبَّ سُنْتَ عَدْ وَ بَدْعَتْ مُلَقَّبَ آزبَارَگَاهِ عَالِيَّجَاهِ رَضُوِيَّةَ وَ لَدِمَارِقَ غَيْظُ الْمُنَافِقِ مولیانا عَبْدِ الرَّحْمَانِ مُحَمَّدِ حَشْمَتِ عَلِيِّ خَانِ صَاحِبِ قَادِرِيِّ رَضُوِيِّ لَكَھنُؤِيِّ زَادِ اللَّهِ مَرْنَ فَيَضِّعُ الصُّورَى وَ الْمَعْنَوَى اور مولوی لیسین صاحب خامس رائے کے درمیان واقع ہوا۔

مناظرہ ہلدوانی

حضرت شیر بیشہ سنت: (حکیم محمد عمر سے مخاطب ہو کر جنہوں نے مولوی لیسین کو بلا یاتھا) ہاں جناب اب مناظرہ کی کارروائی شروع ہونی چاہئے۔

حکیم محمد عمر: ہاں (مولوی لیسین صاحب کے شاگردوں کی طرف اشارہ کر کے) ان میں سے جسے آپ چاہیں وہ آپ سے مناظرہ کرے گا۔

حضرت شیر بیشہ سنت: نہیں جس کو آپ اپنا مُعْتَدَلَةَ سُجَّیْس اُس کو کھڑا کریں۔

حکیم محمد عمر: (مولوی لیسین صاحب اور ان کے شاگردوں سے مشورہ لے کر ایک شاگرد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ

مولوی عبدالجمیل صاحب آپ سے مناظرہ کریں گے۔
حضرت شیر بیشہ المسنّت : بہتر، مناظرہ میں سائل تو میں ہوں گا آپ نے اقرار کر لیا ہے کہ ہم شافی کافی مع سند جواب دیں گے۔

حکیم محمد عمر : نہیں سوال کا آپ کو حق نہیں۔ سائل ہم ہوں گے۔
حکیم محمد اسماعیل صاحب قادری رضوی : آپ نے میرے اور حافظ حفیظ احمد صاحب کے سامنے کہا تھا کہ ہم شافی کافی مع سند کے جواب دیں گے۔

حکیم محمد عمر : جی اس کا مطلب یہ تھا کہ ہم سوال بھی کریں گے جواب بھی دیں گے۔
حضرت شیر بیشہ المسنّت : تو پھر مجھ سے مناظرہ فضول ہے خود ہی گھر ہی میں سوال کیجئے اور خود ہی جواب دیجئے۔
حکیم محمد عمر صاحب : جی مقصود یہ تھا کہ پہلے ہم سوال کریں گے جب آپ جواب دے دیں گے تو ہم آپ کے سوالات کے جواب دیں گے۔

حضرت شیر بیشہ المسنّت : خراب کام شروع ہونا چاہئے آپ ہی سائل نہیں۔
شاگرد مولوی یسین صاحب : (خطبہ پڑھ کر) بھائیو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ہمارے ائمہ اربعہ مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتی، مولوی خلیل احمد صاحب نبیٹھی، مولوی اشرفتی صاحب تھانوی پر حسام الحرمین میں فتوائے کفر دیا اور کہا کہ جوان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ اور ان کو کوکبۃ الشہابیہ میں لکھا ہے کہ ہم ان کو کافر کرنے سے احتیاط کرتے ہیں۔ تو اب بتائے خود کون ہوئے؟ دوسرے یہ کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پر ایک جعلی فتویٰ افترا کیا کہ وہ خدا کو جو گوٹا کہتے ہیں۔ بھائیو مجدد ہو کر ایسی حرکات؟

حضرت شیر بیشہ المسنّت : (فضح و بلغ خطبہ پڑھ کر) جناب مولوی صاحب! آپ کو ایسی جھوٹی بات مجمع میں کہتے شرم چاہئے تھی (الکوکبۃ الشہابیہ ہاتھ میں لیکر) یہ لیجئے ”الکوکبۃ الشہابیہ“ موجود ہے مناظرہ اسی چشم ہے۔ کہ آپ اس میں گنگوہی، نانوتی، نبیٹھی، تھانوی صاحبان کے نام ہی نکال دیں نہ کہ ان کو کافر کرنے سے احتیاط۔ اور آپ نے جعلی فتویٰ جو کہا تو مہربان یہ آپ کا دعویٰ ہے۔ آپ ثبوت دیجئے کہ وہ فتویٰ جعلی ہے۔ پھر یہ عجیب لطف کی بات ہے کہ ایک فتویٰ تو لے لیا اور دوسرے اقوال کفر یہ کوئی نہ ذکر کیا۔ اسی براہین قاطع میں (ہاتھ میں اٹھا کر) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ص ۲۶۰ پر لکھ رہے ہیں کہ حضور ﷺ علی اللہ تعالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کو ازدُو مدرسہ دیوبند سے آئی، جس اہر پر صاف لکھ دیا کہ شیطان کی وسعت علم نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص طبعی ہے، آپ کے مولوی اشرفتی صاحب اسی حفظ الايمان میں (ہاتھ میں لیکر) ص ۸۸ پر لکھ رہے ہیں کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و جنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ مہربانا! آپ کو ان تمام عبارتوں کا مطلب بتانا ہوگا اور ثابت کرنا ہوگا کہ ان میں تو ہیں نہیں! ...

شائکر ذکر کردہ شدہ: حضرات میں نے الکوکبۃ الشہابیہ دیکھا نہیں، مجھے معلوم نہ تھا میں پہلے اعتراض کو واپس لیتا ہوں۔ اور اس فتوے کا جعلی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ خود مولوی رشید احمد صاحب اپنے فتاوے میں لکھتے ہیں کہ خدا کو جھوٹا کہنے والا کافر ہے۔

حضرت شیر بیشہ اہلسنت: حضرات الحمد اللہ پہلی فتح مبارک ہو۔ مولوی عبدالجیل صاحب نے اپنے اعتراض کو غلط مان لیا اور یہ کوئی عیب نہیں بلکہ کمال ہے کہ آدمی اپنی غلطی قبول کر لے۔ رہا مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ گنجوہی صاحب نے خدا کے جھوٹا کہنے والے کو کافر لکھا ہے اس سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ گنجوہی صاحب کا وہ فتویٰ جس میں خدا کو کاذب بافعال لکھا جعلی ہے؟ زید چوری کرے، اُس سے دریافت کیا جائے تو نے چوری کی وہ کہے چوری حرام ہے کیسے ثابت ہو جائے گا کہ وہ چور نہیں، کیوں نہیں ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کے ڈر سے خدا کے جھٹلانے والے کو کافر لکھ دیا ہو۔ اور اصل عقیدہ وہی ہو جو اس فتویٰ میں ہے کہ خدا جھوٹا ہے۔ مولوی عبدالجلیل صاحب نے اور کفریات کو حل نہیں کیا جو میں نے ان کے کُبرائی کتابوں سے پیش کئے!

مولوی لیسین صاحب خام سرائے: (مجمع سے مخاطب ہو کر) چونکہ (مولانا حشمت علی خاں صاحب کی طرف اشارہ کر کے) یہ لوگ ہر وقت مناظرہ ہی کرتے رہتے ہیں اور میں اپنے طلبہ کو مناظرہ نہیں سکھاتا، یہ درسیات پڑھتے رہتے ہیں۔ ایسے فضول کاموں کی فرصت نہیں۔ لہذا اگر آپ حضرات اجازت دیں تو حشمت علی سے میں مناظرہ کروں اور مجھے اس کی شرم نہیں کہ بُدھا ہو کر ایک بچے سے کیا مناظرہ کروں۔ احراق حق میں کچھ شرم نہیں۔

حکیم محمد اسماعیل صاحب: جناب آپ نے اپنے شاگرد کو مناظرہ کیلئے کھڑا ہی کیوں کیا جب ان کو مناظرہ سکھایا ہی نہ تھا؟

خام سرائے صاحب: (الخاوش)

حضرت شیر بیشہ اہلسنت: (خام سرائے صاحب سے) جناب اگرچہ مناظرہ تو ختم ہو گیا کہ جو آپ سب حضرات کی طرف سے مناظر تھے وہ جواب نہ دے سکے۔ ان کا جواب نہ دے سکنا آپ سب حضرات کا عجز ہے۔ مگر میں تمہارا آپ کو بھی اجازت دیتا ہوں آپ ہی میرے اعتراضات کو اٹھائیں۔

خام سرائے صاحب: ایک سوال کبجھے سب سوالات ایک ساتھ کیونکر حل ہو سکیں گے۔

حضرت شیر بیشہ اہلسنت: اچھا ایک ہی سوال کرتا ہوں کہ مولوی اشرف علی صاحب کی یہ عبارت: ”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صبح ہو تو دریافت طلب یا امر ہے کہ اس غیب سے مراد کل غیب ہے یا بعض غیب (ظاہر ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کل علم غیب نہیں) اگر بعض علم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔“ یہ تو ہیں ہے یا نہیں اگر ہے تو لکھ دیجئے کہ مولوی اشرف علی صاحب نے حضور کی تو ہیں کی۔ اور اگر تو ہیں نہیں تو یہی عبارت آپ مولوی تھانوی صاحب کیلئے لکھ دیجئے کہ:

”مولوی اشرف علی صاحب کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول دیوبندیہ صحیح ہو تو دریافت طلب یا امر ہے کہ اس علم سے مراد کل

علم ہے یا بعض علم۔ ظاہر ہے کہ مولوی تھانوی صاحب کو کل علم نہیں اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں مولوی تھانوی صاحب کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو کتنے سورکیلے بھی حاصل ہے۔

اور لکھ کر اپنے دستخط کر کے دید تجھے ہم سمجھ لیں گے کہ آپ کی زبان ہی ایسی ہے اپنے بزرگوں کو بھی ایسا ہی لکھا کرتے ہیں۔

خام سرائے صاحب: بھائیو! دیکھو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ”حسام الحرمین“ میں ایک عبارت لکھی ہے (ص ۹۰ ارنکاں کر) تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے اگر یہ عبارت ”حفظ الایمان“ میں نکل آئے تو میں اپنی گردان اُتار دوں گا (ہاتھ پر یہ کاٹ پر رہے تھے، دارٹ ہی بہت زور کے ساتھ حرکت میں تھی، منہ سے تھوک اُڑ رہا تھا)

حضرت شیر بیشہ المسند: آپ آگئے نہیں دیکھتے، دیکھتے اسی کے آگے لکھا ہے: (اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے ”آپ کی ذات مقدسہ پرائی“) دیکھتے صاف فرمایا نہیں کہ یہ الفاظ تھانوی صاحب کے نہیں یہ ان کے الفاظ کا مطلب ہے۔ اب یہ آپ کے ذمہ رہا کہ ان کے الفاظ کا یہی مطلب ہے یا کچھ اور۔ اور یہ یوں ثابت ہو سکتا ہے کہ تھانوی صاحب کے لئے آپ یہی لکھ دیں۔

خام سرائے صاحب: (غصہ میں بھر کر) یہ دیکھتے عربی میں بھی (خاک بدہن گستاخ) افترا کیا ہے (حسام الحرمین شریف ص ۱۰۸ ارنکاں کر) دیکھتے لکھتے ہیں صنفِ رسیلیۃ

حضرت شیر بیشہ المسند: ذرا اوپر سے پڑھے وَمَنْ كُبَرَاءُ

خام سرائے صاحب: (عبارت پڑھ رہے ہیں) وَمَنْ كَبَرَاءُ هُوَ لَا الْوَهَابِيَّةُ الشَّيْطَانِيَّةُ رَجُلُ احْزِينِ اذْنَابِ الْكَنْجُوْهِيَّةِ یقال لَهُ اشر فعلی التانوی صنفِ رسیلیۃ۔

حضرت شیر بیشہ المسند: (حاضرین سے) دیکھتے حضرات! پہلے صنف پڑھا تھا بصنف پڑھا۔ (خام سرائے صاحب سے) اچھا صاحب آگے چلے!

خام سرائے صاحب: صنفِ رسیلیۃ۔

حضرت شیر بیشہ المسند: یہ رسیلیۃ کیا ہے؟

خام سرائے صاحب: تضییر ہے۔

حضرت شیر بیشہ المسند: اس کا مکبر کیا ہے؟

خام سرائے صاحب: ”رسالۃ“۔

حضرت شیر بیشہ المسند: رسالۃ سے رسیلیۃ کیونکر ہو گیا؟

خامس رائے صاحب: خوب یہ بات تو پوچھنے کی نہ تھی۔
حضرت شیربیشہ المسنۃ: جی یہ پوچھنے کی کیوں نہیں تھی، جب آپ عبارت نہ پڑھ سکتے تھے جیسے کیا تو اعتراف کیا کر سکیں گے؟

خامس رائے صاحب: (شاگرد کے بتانے سے) جی یہ ”رسیلۃ“ ہے۔

حضرت شیربیشہ المسنۃ: یہ ”رسیلۃ“ کیا ہے؟

خامس رائے صاحب: یہ ”رسیلۃ“ ہے۔

حضرت شیربیشہ المسنۃ: (حاضرین سے) دیکھنے صاحب! اب ٹھیک پڑھا ہے۔ (خامس رائے صاحب سے) ہاں جناب آگے چلئے!

خامس رائے صاحب: (عبارت پڑھ رہے ہیں) لا تبلغ اربعة اور اراق و صرح فیهابانَ الْعِلْمِ الَّذِی۔

حضرت شیربیشہ المسنۃ: آنے اپنے اسم کو نصب کرتا ہے یا جر؟

خامس رائے صاحب: نہیں علَمَ الَّذِی ہے۔

حضرت شیربیشہ المسنۃ: پہلے تو علَمَ الَّذِی پڑھا تھا۔ اب علَمَ الَّذِی پڑھا۔ خیرآگے چلئے!

خامس رائے صاحب: (عبارت پڑھ رہے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالْمُغَیَّبَاتِ

حضرت شیربیشہ المسنۃ: جناب یہ مُغَیَّبَاتِ میم کے پیش کے ساتھ کیا ہے؟

خامس رائے صاحب: اسم فاعل ہے!

حضرت شیربیشہ المسنۃ: کس باب سے؟

خامس رائے صاحب: باب افعال سے۔

حضرت شیربیشہ المسنۃ: تو معنی یہ ہوئے ”علم ان چیزوں کا جو غائب کرنے والی ہیں“، نہیں معلوم کس کو غائب کر دینے والی ہیں؟

خامس رائے صاحب: یہ مُغَیَّبَات ہے باب تَقْعِيل سے۔

حضرت شیربیشہ المسنۃ: معنی تواب بھی وہی رہے؟

خامس رائے صاحب: (شاگرد سے مشورہ لے کر) نہیں یہ باب افعال سے ہے۔

حضرت شیربیشہ المسنۃ: اس کا مصدر کیا ہے؟

خامس رائے صاحب: غَيْبَ.

حضرت شیربیشہ المسنۃ: اس میں تعلیل کیا ہوئی اور اصل کیا ہے؟

خام سرائے صاحب : (بہت دیر تک سوچ کر) یہ مغییب اُس ہے۔

حضرت شیر بیشہ اہلسنت : آپ کو معلوم ہے کہ غیبت لازم ہے یا متعدد اور لازم کا بلا واسطہ اُم مفعول آتا ہے یا نہیں؟

خام سرائے صاحب : اچھا آپ بتائیے کیا ہے؟

حضرت شیر بیشہ اہلسنت : یہ مغییب اُس ہے باب تفعیل سے اسم مفعول۔

خام سرائے صاحب : (عبارت ختم کرتے ہیں)

حضرت شیر بیشہ اہلسنت : پھر آپنے ایک بے علاقہ عبارت پڑھی۔ جسے سوال سے علاقہ نہیں۔ میں آپ کو عالم جانتا تھا۔ اگر آپ عبارت نہ پڑھتے تو آپ کی اندر ورنی لیاقت ظاہر نہ ہوتی۔ اب تو ہر شخص کے سامنے آپ کی رسائی ہوتی۔ جس کا مجھے بھی بہت بڑا خیال ہے۔ آپ کو ایسا نہیں چاہئے تھا۔ مگر میر اس وال تو آپ پرویا ہی قائم ہے۔ کہ یہ عبارت تو ہیں ہے یا نہیں؟ اگر تو ہیں تو یہی عبارت آپ اشرفتی صاحب کیلئے لکھیں۔

خام سرائے صاحب : مولوی اشرفتی صاحب کیلئے لکھنے میں اور حضور کیلئے لکھنے میں فرق ہے۔

حضرت شیر بیشہ اہلسنت : (مجھ سے) اب آپ انصاف فرمائیں کہ مولوی صاحب نے صاف کہہ دیا کہ مولوی اشرفتی صاحب کیلئے لکھنے میں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے لکھنے میں فرق ہے۔ مسلمانو! کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اشرفتی صاحب کا مرتبہ حضور کے مرتبے سے بھی معاذ اللہ بڑا ہے۔ کہ جو عبارت حضور کی شان میں تو ہیں نہیں وہ اشرفتی کیلئے تو ہیں ہے۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتا دیجئے کیا ایسا کہنے والا خود مسلمان ہو سکتا ہے؟

خام سرائے صاحب : (چہرہ سرخ کر کے غصے میں بھرے ہوئے) جانوروں کو درسیات کا علم کہاں ہے؟

حضرت شیر بیشہ اہلسنت : افسوس کہ جانوروں کو درسیات کا تو علم نہیں مگر غیب کا علم ہے۔ کیا آپ کسی شرعی دلیل سے ثابت کر سکتے ہیں کہ کتنا علم غیب ہے، سورہ کتنا علم غیب رکھتا ہے، کدھا کتنا غیب جانتا ہے، بھیں کتنا غیب کا علم رکھتی ہے؟ اس قاہر و جانگز اس وال کا جواب ہو ہی کیا سکتا تھا۔ خدا چاہے تو ان کے پیرا بلیں ملعون بھی اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ ناچار خام سرائے صاحب مَعْ حَوَارِّيْنِ أَنْهَكَهُرَ ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ سوال کو مناظرہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اب یہ مسلمان دیکھ لیں کہ اس سوال کو مناظرہ سے کتنا تعلق ہے۔ تعلق کیسا؟ یہ سوال اس مناظرہ کی جان ہے۔ خیر الحمد للہ ہلدوانی کا مناظرہ تمام ہوا۔ اہل سُنّت کی فتح میں پرانجام ہوا، شیخ نجدی اپنی کوشش میں ناکام ہوا، سخت رسوہ وہابی بدگام ہوا۔

وَاللَّهُمَّ دُلِلَهُ! ایسی فاحش شکست فاش ذلت کے بعد وہابیہ بریلی کو لازم تھا کہ چُپ ہو جائیں، اپنا رسوائی

آلو دچھرہ کسی کو نہ دکھائیں۔ مگر توبہ! بے ایمان کو حیا کہاں؟ یہ ڈانکے ٹوٹے حیاد رنو مہینے تک تو پیٹ میں دبائے رہے۔ اب دسیں مہینے پھر دراٹھا تو اچھلنے کو نہ لگے۔ سید محبوب علی صاحب اور پیارے برف فروش سے سرائے خام کے ایک طالب علم امجد نے کہا کہ ہم مولوی حشمت علی صاحب سے مسئلہ علم غیب و قیام میں مناظرہ کریں گے۔ یہ دونوں صاحب امجد کا یہ پیام لے کر

جمادی الاولی ۱۳۷۳ھ دو شنبہ کو حضرت شیریشہ الہمنسٹ کے پاس آئے۔ ”یا بے حیائی! تیرا ہی آسراء ہے“ اپنے استاد کے خصم کے مقابل بننے شرم بھی نہ آئی۔ حضرت شیریشہ الہمنسٹ کو حق تھا کہ ان کی درخواست رد کرو دیتے۔

او لاً : جب امجد کے استاد حضرت شیریشہ الہمنسٹ کے مقابل جواب نہ دے سکے اور یہ نہایت رسولی عارسکوت اختیار کیا تو امجد کو مولینا صاحب سے مناظرہ کیا اس تھقاق؟ آگے آتے تو خود ان کے استاد مولوی خام سرائے صاحب۔

ثانیاً: مسلمانوں اور دیوبندیوں کی اصل بحث اسلام و کفر میں ہے۔ دیوبندیوں پر تو ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انعام قائم ہے۔ کلام انھیں گالیوں میں ہے۔ پھر اصل بحث نہ کرا کر علم غیرہ قیام میں گفتگو کیا تھ۔ مگر حضرت شیریشہ الہمنسٹ نے باگ ان کی ڈھیلی کر دی۔ اور ان کی درخواست قبول کی۔ یوم معین یعنی پنجشنبہ کو تشریف لے جانے کا وعدہ کر لیا۔ اب کیا تھا۔ وہابیت کے پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے۔ فکر یہی ہونے لگی کہی طرح یہ جانکز اقیامت سر سے ملے۔ حضرت شیریشہ الہمنسٹ کے حملے ہدوائی میں خود استاد بھی دیکھے ہوئے تھے۔ بہت ممکن کہ انھوں نے سمجھایا ہو، ارکے کم بختوں تم پر گنگوہی بھی کی آنکھوں کی مار پڑے، ہے ہے!! کس سے مناظرہ ٹھہرالیا۔ غرض ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کچھ ہوا ہو۔ صحیح پنجشنبہ کو سید محجوب علی صاحب پیام لائے کہ وہ کہتے ہیں سرا میں آکر مناظرہ کرو۔ جواب دیا گیا ہم وہاں بھی کرنے کیلئے تیار ہیں۔ مولوی یسین صاحب فساد کی ذمہ داری لکھ دیں ہم وہیں جا کر کریں گے۔ ورنہ بی بی بھی کی مسجد میں آئیں ہم ذمہ داری لکھتے ہیں۔ اس پر جواب فی بطن الجیب ایک بجے مقام مناظرہ پر پہنچ جانا مقرر تھا۔ ساڑھے بارہ بجے ختمی کہ امجد مناظرہ سے انکاری ہے۔

حضرت شیریشہ الہمنسٹ نے فرمایا جانا ضرور ہے تاکہ وہابیت کی فکر کو گنجائش نہ رہے۔

غرض حضرت شیریشہ الہمنسٹ مع جماعت اہل سنت مقام معہود یعنی عقب کو تو ای مکان پیارے صاحب بر فروش پر پہنچے۔ امجد اور اس کے حواری کا پتہ نہ تھا۔ پیارے صاحب نے کہا رات کو اس نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ اور ایک تحریر کھائی جو قلمزد تھی۔ کہ یہ لکھ رہا تھا پھر قلمزد کر دی میں نے لے لی جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم آج کل خلافت کا کام کر رہے ہیں مناظرہ فضول ہے۔ اللہ اکبر! یہ شوئی یہ ڈھٹائی! خود ہی مناظرہ کی درخواست دو، خود ہی سائل بننے کی تمنا کرو، خود ہی علم غیرہ قیام وغیرہ مباحث طے کرو ادھر سے باگ تھماری ڈھیلی کر دی جائے، سب کچھ تھماری مان لی جائے اور جب آگڑا پڑے جھٹ کروٹ بدل دو کہ مناظرہ فضول ہے۔ جس وقت درخواست مناظرہ دی تھی اُس وقت خیال نہ کیا کہ یہ مناظرہ خلافت کے کام میں مخل ہو گا۔ حضرت شیریشہ الہمنسٹ نے فرمایا دروغ گورا تابخانہ باید رسانید ایک مرتبہ قاصد پھر جائیں اور مناظرہ کیلئے کہیں۔ سید محجوب علی صاحب، پیارے صاحب، خلیل احمد صاحب گئے تھوڑی دری کے بعد واپس آئے اور بیان کیا کہ امجد بازار میں ملا۔ ہم نے کہا مناظرہ کیلئے چلو مولوی حشمت علی صاحب آگئے ہیں۔ آپ کا انتظار ہے۔ امجد نے کہا مجھے مناظرہ سے معاف رکھو۔ نیز یہ کہا کہ ہم ہارے ہم کافر ہیں کافر ہی کر کے ہمیں چھوڑ دو۔

حضرات! ملاحظہ فرمائیں۔ یہ ہے بے حیائی، یہ ہے ڈھٹائی۔ سنی منظر و منصور واپس آئے۔ اور دیوبندیوں کی نوش شکست

ہوئی۔ اور فتح کا سہر الفضلہ تعالیٰ ثم بفضلہ تعالیٰ ہمارے دوست حضرت شیربیشہ المسنّت قادری رضوی لکھنؤی کے سرہا۔
 والحمد لله رب العالمين وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ وسراج افقہ وقام سر زقہ سیدنا و
 مولینا محمد والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین امین

(ما خود از اخبار ”دب بے سکندری“، رامپور جلد ۸۵، نمبر ۲۳۱۹۲۲ء ص ۲۵، ۲۷، ۸۷، ۸۰)

یہ تفصیل تھی جو اخبار دب بے سکندری رامپور نے شائع کی۔ اس کو منحصر روادہ کی کہا جاسکتا ہے۔ اب اسی مناظر کے پکھڑاقعات جو غازی اہل سنت محبوب ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے سوانح شیربیشہ سنت میں درج کئے ہیں فقل کئے جاتے ہیں۔

امام المناظرین کا پہلا مناظرہ

۳۳۸ اہ میں تھانوی جی کا مرید خاص و خلیفہ بالاختصاص مولوی لیں خام سرائی نے ہلدو انی منڈی میں جا کر بہت ڈینگیں ماریں۔ اور سُسیوں کو چیلنج مناظرہ دیا۔ وہاں کے سُسیوں نے حضور سیدنا علی حضرت قبلہ کو لکھا کہ کوئی عالم مناظر جلد بھیجے۔ فلاں تاریخ کو جامع مسجد میں مناظرہ ہے۔ اور دیوبندیوں کی طرف سے لیں خام سرائی بریلوی مناظر ہو گا۔

یاسین خام سرائی پر انا تحریک کار دیوبندی مدرس تھا۔ شیربیشہ سنت حضور علی حضرت کو خطوط سنار ہے تھے۔ یہ خط سنار کر عرض کیا کہ: ”ارشاد ہوتا یہ فقیر اس مناظرے کیلئے جائے اور حضور والا کی مبارک دعاوں سے خام سرائی پر فتح پائے“، ارشاد فرمایا: ”بہت مناسب، آپ جائیے“، پھر تھانوی کی حفظ الایمان والی عبارت کفریہ کے متعلق کچھ ارشادات فرمائے۔ فتح و کامیابی کی دعائیں دیں اور کرامہ عطا فرمائیں اور خصت کیا۔

رات کی گاڑی سے حضرت روانہ ہوئے۔ صبح صبح ہلدو انی اٹیشن پر اُتر کر دریافت کرتے ہوئے سیدھے جامع مسجد پہنچ گئے۔ فخر کی جماعت میں شریک ہوئے۔ بعد نماز آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ سُتی حضرات جو اٹیشن عالم مناظر اہل سنت کے استقبال کو گئے تھے انہوں نے جامع مسجد کے امام صاحب سے بڑی حسرت سے کہا کہ حضرت! آج ۶۹ بجے مناظرہ ہے اور اس گاڑی سے بھی کوئی مناظر صاحب نہیں آئے۔ میدان مناظرہ میں کیا ہو گا۔ دوسری گاڑی دوپہر کو آئے گی۔ شیربیشہ سنت جو یہ تمام گفتگو سُن رہے تھے، فوراً فرمایا آپ لوگ کیوں پریشان ہیں میں حاضر ہوں، حضور علی حضرت قبلہ نے مجھے بھیجا ہے۔ امام صاحب اور دوسرے سُسیوں نے بغور دیکھا کہ ایک تو عمر طالب علم ہیں بولے جناب آپ اس تحریک کار دیوبندی مولوی سے کیا مناظرہ کریں گے؟ حضرت نے فرمایا کہ آپ لوگ کھرا میں نہیں فقیر تو کچھ نہیں مگر جن کا ہاتھ سر پر ہے اور جن کے دامن میں میں ہوں ان کی مبارک دُھائیں شامل ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ تمام حضرات دیکھ لیں گے کہ خام سرائی بالکل خام ثابت ہو گا اور میدان مناظرہ میں حق کا پرچم لہرائے گا۔ اور مزید گفتگو کے بعد ہلدو انی کے سُسیوں کو کچھ سکون واطمینان ہوا۔

ناشہ ہوا۔ وقت پر حضرت جامع مسجد تشریف لائے۔ موضوع مناظرہ تھانوی کی ”حفظ الایمان“ والی کفری عبارت پر مناظرہ شروع ہوا۔ اور حضرت شیربیشہ سنت نے اس طرح اس کو دلائل میں جکڑا کہ وہ تحریک کار پرانا گھاگ دیوبندی مولوی آپ

کی تیسری ہی تقریر کے جواب میں کچھ بولنا تو کجہ، اٹھ بھی نہ سکا۔ پانچ منٹ تک بت بنا ہوا خاموش بیٹھا رہا۔ ادھر حضرت بار بار جواب کا مطالبہ فرماتے رہے۔ مگر جواب دینے کے بجائے خامسرائی نے اپنے طلبہ سے کہا کہ کتابیں اٹھاؤ اور چلو۔ اور فریغی کی گردان کرتے ہوئے یہ جاوہ جا۔

شیعیوں نے نعرہ تکمیر و نعرہ رسالت بلند کئے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا تمام صاحبان با ادب کھڑے ہو کر صلاۃ وسلم پڑھیں۔ صلاۃ وسلم کے بعد دعا ہوئی۔ شیعیوں نے فتح مبین کی مبارک باد دی۔ اور فتح و کامرانی کے ساتھ اجلاس مناظرہ ختم ہوا۔ مسلمانان اہل سُنّت ہلدوانی کی جانب سے تہذیث و مبارک باد کے تین جلسے مقرر کئے گئے۔ جس میں حضرت کے بیانات ہوئے۔ اور بہت سے بہکے ہوئے لوگوں نے توبہ کی۔ فلحمد للہ رب العالمین۔

میں نے اس مناظرے کی تاریخ نکالی ”مناظرہ جانفرزا“ ۱۳۵۳۸۔ نیز اس مناظرہ اہل سُنّت کی نو عمری کے لحاظ سے دوسری تاریخ نکالی ”مناظرہ نہہمال“ ۱۳۵۳۸۔

اہل سُنّت و جماعت کے حضرات اس طرف فتح و کامرانی کی خوشی میں تھے۔ ادھر خامسرائی نے یہ کارروائی کی کہ حضور اعلیٰ حضرت رحمی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ آپ نے ایک نعم طالب علم کو جو کسی سوال کا جواب نہ دے سکا اس کو ہلدوانی روانہ کیا۔ سُنّتی بہت رُسوأ ہوئے، ہلدوانی سے سُنّتیت کا جتنازہ نکل گیا۔ غیرہ غیرہ۔ اور اس خط پر مختلف لوگوں سے ہلدوانی کے مشہور شیعیوں کے نام سے دستخط کر دیئے۔ اور یہ خط حضور اعلیٰ حضرت کو روانہ کیا۔

تین جلسوں کے بعد ہلدوانی منڈی کے شیعیوں نے اپنے اس ”مناظرہ بلند کام“ ۱۳۵۳۸ کو خصت کیا۔ حضرت شیر بیشہ سنت جب بریلی شریف پہنچے اور حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ کی خدمت با برکت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا دست بوسی و قدم بوسی کے شرف سے مشرف ہوئے اور کچھ واقعات مناظرہ عرض کرنا چاہیے تو حضور اعلیٰ حضرت نے مسکراتے ہوئے وہ آیا ہوا لفاف دے کر فرمایا کہ پہلے اس کو بغور پڑھ لیجئے۔ یہ خط پڑھتے ہی حضرت شیر بیشہ سُنّت نے اجازت لی اور ٹرین سے دوبارہ پھر ہلدوانی پہنچے۔ ہلدوانی کے سُنّتی عوام و خواص ”مناظر قوام“ کو دیکھ کر جمع ہوئے۔ ہلدوانی بھر میں شہرت ہو گئی اور دم بھر میں ہزاروں سُنّتی جمع ہو گئے۔ آپ نے خامسرائی اور دیگر وہابیوں کا وہ جھوٹا محض نامہ انہیں سنایا۔ تمام حاضرین نے وہابیوں پر لعنت و ملامت کی۔ اور کہا کہ جو قوم اپنے خدا کو جھوٹا مانے وہ خود کیوں نہ جھوٹ بولے۔ اکابر و اعیان اہل سُنّت نے ایک مضمون واقعات ”مناظرہ اعجاز نہاد“ ۱۳۵۳۸ کیے۔ اور اہل سُنّت کے اس ”مناظرہ ذوفہم“ ۱۳۵۳۸ کی بہت تعریف و توصیف لکھی اور دستخط کئے اور چار دیانت دار شیعیوں کو یہ خط ادے کر شہادت کلئے حضرت کے ساتھ بریلی شریف بھیجا۔

اب حضرت شیر بیشہ سُنّت حضور پُر نور اعلیٰ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلام و قدموی کے بعد ایک کنوارے بیٹھ گئے۔ اور ان مُشاہدین نے یہ عریضہ پیش کیا۔ چشم دیتا تمام واقعات زبانی عرض کئے۔ تمام بالتوں کو حضور اعلیٰ حضرت نے بغور سماعت فرمایا۔ اور نہشتم کُنّا حضرت شیر بیشہ سُنّت کی طرف دیکھا اور فرمایا:

”ما شار اللہ آپ ابو افتح ہیں“

قریب بلا یا اور خود کھڑے ہو کر حضرت کو سیدہ اقدس سے لگایا، اپنا عمامہ مبارکہ حضرت شیر بیشہ سُنّت کے سر پر رکھ دیا۔ آپنا جببہ شریف عطا فرمایا۔ اور پانچ روپے نقد عطا فرمائے۔

اُس کے بعد حضور اعلیٰ حضرت نے مدرسہ کا قبض الوصول طلب فرمائ کر اپنے قلم سے تحریر فرمایا کہ:

”حشمت علی میرا روحانی بیٹا ہے، آج سے میں

اُن کا پانچ روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کرتا ہوں“

اس فرمان کا صحیح منشار و مطلب تو وہ امام اہل سُنّت مجید دین و ملت ہی جانیں۔ ہاں لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ ”ولی راوی می شناسد“، ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے۔ کیا معلوم اس سینہ ملانے میں اس شیخ کامل و مکمل و مکمل نے اپنے اس ہونہار روحانی فرزند کے سینے میں کیا ودیعت فرمایا۔ اور اس کو کس مرتبہ پرفائز فرمایا۔

(مشابہہ مولینا حشمت علی از محبوب ملت علیہا الرحمۃ والرضوان ص ۳۱/۳۲/۳۳)

وکالت نامہ

سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی

بسم اللہ الرحمن الرحيم محمدہ وصلی اللہ علیہ وسالہ الکریم

فقیہ پہلوی منڈی، ضلع نینی تال کے مناظرے کیلئے

عزیزی مولوی حاج حشمت علی قادری برکاتی لکھنؤی

زادۂ اللہ تعالیٰ من فیضہ الحفی و الجلی

کو اپنا وکیل مقرر کرتا ہے۔ ان کا قبول وعدوں فقیر کا قبول وعدوں ہو گا۔

فقط فقیر عبد المصطفاً احمد رضا

محمدی سنتی حقی قادری بریلوی غفرلنہ

۱۹ رب جمادی الاولی ۱۴۳۸ھ

شوقِ تبیہنے کا کیا کرے کوئی

از خُمُور مَطْهَرٍ حِجَّتْ شَيْرِ شَاهِل سُنَّتْ حَصْرِ عَلَمَوْ لِيَنْفَعَ الْجَاجُ الْأَشْأَ

ابُوكَخْ عَبِيدِ الرَّضَا مَحْمَدْ شَعْبَتْ لِيَنْجَالْ صَاقِبَةَ قَادِيِّ بَكَانِيَّ تَحْمُولَ لَكَهْنَوَيِّ شَمْ بَلِيَّ بَعْثَتِي

رَبِّ الْلَّهِ تَعَالَى أَعْلَمْ

کیوں نہ بے خود ہوا کرے کوئی
چاہے جو انتخاب کرے کوئی
گوخطا پختا کرے کوئی
کیوں پھر ان کو سیا کرے کوئی
پھر مری کیوں دوا کرے کوئی
کچھ تو بہر خدا کرے کوئی
دعویٰ مددح کیا کرے کوئی
شوک جینے کا کیا کرے کوئی
غمہ رہر اتفاق کرے کوئی
نا ر غم میں حب لا کرے کوئی
شرک و بدعت بکا کرے کوئی

جب تبیہلی کیا کرے کوئی
حق نے قاسم بنایا ہے تم کو
تم کرم پر کرم ہی کرتے ہو
زخم دل کے ہنسائیں گے اکروز
میں مریض ان کا وہ سیحا ہیں
یا رِ قالو بَلِي آآ قَرَدْتُمْ
آپ رب ہیئت ذاتِ رب سے جدا
پسِ مُرْدَانْ ہے وعدہ دیدار
دو ذخی ہے بغیر حب حضور
بول بالا رہے گا آوتا کا
سُنِیو ان سے تم مدد دمانگو

نام جھپٹے رہو غربتیہ ان کا
گرچہ جل کر بھنا کرے کوئی